وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

عداوت سگو بد دین سے فرض جانو

وہابی کو دشمن شریعت کا مانو

وہابیونکی امامت

[illegible]

[illegible]

سن چار تک سالیں شرع محمد دیا چہاندی ہکا — کوئی شافعی احمد مالک سنتے سوہن تھکا

جو چوتھے تک ہیں محبوب نہا ہو سچا کون بناوے — اچھے جاوے ملتے جاوے لکھیاں آن وکھاوے

ہین غیر مقلد رب دے ویری دشمن گل رسولاں — ترنجی بیا تنہاں سنگ رکھن دوزخ راہ جھولاں

مؤلفہ

حضرت مولٰنا مولوی ابو محمد الیاس امام الدین صاحب قادری رضوی

متوطن کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ

اسلامیہ سٹیم پریس بیکید روازہ لاہور میں باہتمام محمد منظور الزمان مینیجر چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام الحی دو ہیں ایک غیر مقلد دوسرا حنفی۔ مگر حنفی چنداں پرہیزگار نہیں۔ غیر مقلد پرہیزگار غلط خواں۔ کس کے پیچھے نماز پڑھی جاوے یا اکیلے پڑھے۔ بینوا توجروا

شیخ عبد الستار موضع فریدپور۔ مورخہ ۵ جون ۱۹۲۱ء

الجواب

غیر مقلد کے پیچھے ہرگز نماز درست نہیں۔ ان کے گندے عقائد کے علاوہ طہارت میں جو نماز کے لئے اعلیٰ رکن ہے بہت سا فرق ہے۔ انکے نزدیک جب تک رنگ مزہ۔ بو نہ بدلے پانی پلید نہیں ہوتا۔ ایک کنوئیں میں ایک پاؤ بول سے تغیر نہیں آتا۔ اور یہ پاک سمجھتے ہیں۔ ایسے پانی سے وضو غسل طہارت لباس سے امامت کریں تو سنی کی نماز کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ زید سے حنفی امام چونکہ قرآن اچھا پڑھتا ہے۔ بحکم حدیث اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَءُهُمْ زید کو لازم ہے کہ وہ حنفی امام جو قرآن اچھا پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھا کرے۔

میں اس مسئلہ کو ذرا وضاحت سے لکھتا ہوں۔ سنئے اللہ تعالٰے نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا۔ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ یعنے میں تمہیں لوگوں کا امام بنانیوالا ہوں۔ حضرت ابراہیم نے عرض کیا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ یعنی میری اولاد میں سے بھی کسی کو امام بنائیگا۔ خدا نے جواب دیا۔ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ یعنے میرا عہد ظالموں کو امام بنانے کا نہیں ہے۔

قرآن میں کفار کو بھی ظالم کہا گیا ہے۔ دیکھو پارہ ۳ رکوع ۲ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ یعنے ظالم ہیں کفار۔ معلوم ہوا کہ کافر امامت کا مستحق نہیں۔

امامت دو قسم ہے۔ ایک امامت کبریٰ۔ دوسری امامت صغریٰ۔ کبریٰ خلافت
صغریٰ امامت نماز دونو کفار کے لئے ممنوع دونو ناجائز ہیں۔ نہ کافر خلیفہ بن سکتا ہے
نہ نماز کا امام بن سکتا ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ امامت کے لئے مومن ہونا شرط ہے۔ صرف
زبانی کلمہ گوئی مفید نہیں۔ اگر زبانی کلمہ گوئی مفید ہوتی۔ تو خدا یہ نہ فرماتا اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي
الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنے منہ سے کلمہ پڑھنے والے دل سے منکروں کے لئے
اسفل طبقہ دوزخ کا ہے۔ کیا مسیلمہ کذاب خدا کو نہیں مانتا تھا۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی
خدا کو نہیں مانتا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے کوئی خدا کا بیٹا نہیں بن سکتا جیسے بیٹا
باپ کو جوتیاں مارے گالیاں دے بیٹا ہونے سے نہیں نکلتا۔ یونہی جس نے لا الٰہ الا اللہ
کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کہے چاہے پیغمبر کی توہین کرے۔ گالیاں دے اسلام
سے نہ نکلے۔ نہیں یہ بات نہیں۔ ذرا بھی اگر خدا تعالےٰ یا حضور علیہ السلام کی شان میں
گستاخی کریگا۔ فوراً اسلام سے خارج ہو جائیگا +

غیر مقلدوں کا خدا کو جھوٹ پر قادر ماننا اور خدا کو وعدہ خلافی پر قادر ماننا اس سے
بڑھکر گندہ عقیدہ کیا ہوگا۔ کذب وہ بدکام ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کفار کو کاذب کہکر ان پر
لعنت کی ہے۔ یہ کام اس سے کیسے ممکن ہوگا۔ تفسیر کبیر میں ہے کہ کذب کا گمان کرنا اللہ
تعالےٰ پر کفر ہے۔ جب خدا کو بھی خالی نہ چھوڑا۔ تو نبی ولی کب خالی رہ سکتے ہیں ۶

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی +

نعوذ باللہ جب خدا ہی جھوٹ بولیگا۔ تو کیا سچ عبدالوہاب نجدی میں ہوگا۔ ایک عقیدہ خدا
کی بابت انکا یہ ہے (دیکھو کتاب احتوا مصنفہ نواب صدیق حسن مطبعہ گلشن اودھ لکھنو فصل
نہم۔ لکھا ہے) کہ خدا کے ہاتھ پاؤں پنڈلیاں وغیرہ سب کچھ ہیں۔ عرش پر پاؤں لٹکائے
بیٹھا ہوا ہے۔ (بلکہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے کہ خدا عرش پر پاؤں
لٹکائے بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے بوجھ سے عرش چیخوں چیخوں کرتا ہے۔ مولوی وحید الزمان
غیر مقلد اپنی کتاب ہدیۃ المہدی صفحہ۱ میں لکھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ جب آسمان دنیا کی طرف

۵۱ قرآن مترجم ترجمہ وحید الزمان حاشیہ آیۃ الکرسی

آتا ہے۔ تو عرش خالی رہتا ہے۔ اور بذاتہ اُترتا ہے ۔

جب خدا کے لئے انہوں نے مکان ثابت کیا۔ بوقت اترنے کے عرش کو خالی سمجھا تو معلوم ہُوا کہ خدا ہر جگہ نہیں۔ کوئی جگہ خالی بھی رہتی ہے۔ پھر خدا کا مکان ثابت کیا۔ یہ ہے ان کا خدا پر ایمان ۔ وحید الزمان یہ بھی لکھتا ہے کہ خدا جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ ہدیۃ المہدی جز اول صک ۔ معلوم ہُوا کہ خدا گائے بیل کی صورت میں بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ پھر کفار کا گائے کو پوجنا عین توحید ہوئی ۔

ابن تیمیہ فتاوے حدیثیہ ص۱۲۷ میں فرماتے ہیں۔ خداوند تعالے فاعل مختار نہیں۔ اور یہ بھی اسی صفحہ پر لکھتا ہے کہ خدا عرش کے برابر ہے۔ نہ چھوٹا ہے۔ نہ بڑا۔ دیکھو۔ خدا کو محدود اور اس کی جگہ بھی مقرر کردی ۔ وہابیوں کی کتاب البیان المرصوص (مصنفہ علی حسن خاں) ص۱۷۳ میں لکھا ہے۔ کہ لفظ اللہ کے ساتھہ ذکر کرنا بدعت ہے۔ یعنے جو اللہ اللہ کہکر ذکر کرے وہ بدعتی ہے۔ سبحان اللہ یہ ہے اہلحدیثی جس میں خدا کا نام لینا بھی بدعت ٹھیرا۔ یہ ہے انکا ایمان کلمہ کی پہلی جز لا الہ الا اللہ پر

اب دوسرے جملہ محمد رسول اللہ پر انکا ایمان دیکھئے۔ محمد پر ایمان تب ہی ہوتا ہے جبکہ محمد کو محمد مانا جاوے یعنے حمد کیا گیا۔ لغت میں اسکے معنے یہ ہیں هو الذی یحمد حمدا بعد حمد یعنے جسکی پے در پے حمد کی جاوے اسکو محمد کہا جاتا ہے۔ حضرت عبد المطلب سے کسی نے پوچھا کہ تم نے محمد کیوں نام رکھا۔ اباو اجداد سے کیوں نہ کوئی نام رکھا۔ آپ نے فرمایا اردت ان یحمدہ اللہ فی السماء ویحمدہ الناس فی الارض (خصائص کبرے جلد اول ص۹) یعنے اس لئے رکھا ہے کہ خدا آسمانوں میں اس کی حمد کرے۔ اور لوگ زمین میں اسکی حمد کریں۔ سو آجتک ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے اور ہوتا چلا جائیگا۔ ورفعنا لک ذکرک ۔ حسان کا یہ قول ملاحظہ فرمائیں ؎

سلہ یہ وہ شخص ہیں جنکی بابت اخبار اہلحدیث ۳ دسمبر ۱۹۲۰ء میں دعا ان لفظوں سے کی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر ہزار ہزار رحمت نازل فرماوے اور ہمکو بھی اسی طریقہ پر استقامت عطا فرماوے اس عبارت سے صاف ثابت ہوا کہ سب غیر مقلدوں کا یہی عقیدہ ہے۔ وہ اللہ الرحمٰن کو مُردی

وشق لہ من اسمہ لیجلہ فذو العرش محمود وھذا محمد

یعنے محمد محمود سے ہے۔ محمود خدا ہے۔ جو لائق تعریف کے ہے۔ اور یہ نبی محمد ہے جس کے معنے بھی وہی ہیں یعنے حمد کیا گیا +

اگر کسی نام میں معنے مراد نہ ہوں۔ تو غیر مقلد کبھی نام پیر اندتا۔ غلام دستگیر۔ عطا محمد کو ناجائز قرار نہ دیں۔ جو محمد کی حمد یعنے صفت و ثنا نظم یا نثر یا تقریر میں کرنے کو منع کرے اُس نے محمد کو کب محمد مانا جس نے محمد کو نہ مانا۔ وہ کب مسلمانوں کا امام بن سکتا ہے جیسے اللہ تعالٰے کے اوصاف میں سے کسی ایک صفت کا منکر خدا کا منکر ہے۔ ویسا ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک صفت کا منکر محمد کا منکر ہوگا۔ حضور کے اوصاف میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ عالم الغیب بھی ہیں۔ یہانتک کہ آپ جنتی اور دوزخی فرد کو بھی جانتے ہیں۔ جو اسبات کا منکر ہو اُس نے کب رسول کو مانا۔ جب رسول کو نہیں مانا۔ تو وہ کب کلمہ گو میں داخل ہو سکتا ہے۔ میرے اس قول کی تصدیق کتب تفاسیر میں ملتی ہے۔ عبداللہ بن عباس سے روائت ہے۔ فرماتے ہیں قال فی قولہ تعالٰے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب۔ رواہ ابن جریر ھکذا فی در المنثور جلد ثالث صـ ۲۵۴ یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی۔ اُس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ چونکہ آپ کو علم غیب حاصل تہا۔ آپ نے فرمایا کہ فلاں جنگل اور فلاں مکان میں ہے۔ ایک منافق نے کہا۔ کیا محمد غیب جانتے ہیں تو خدا تعالٰے نے یہ آیت اتاری۔ کیا اللہ اور اُس کے رسول کو ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔ دیکھو اس آیت میں اتنا کہنے سے کہ کیا رسول غیب جانتے ہیں کفر کا فتوٰے لگ گیا۔ جو مطلق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا منکر ہو۔ وہ کیوں نہ کافر ہوگا +

اخبار اہلحدیث ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۲ اگست ۱۹۲۱ء اس کے ماننے کا یہ عذر لکھتے ہیں کہ یہ مرسل حدیث ہے۔ اسمیں ابن عباس کا نام نہیں۔ اول تو محدثین کے

نزدیک مرسل حدیث قابل حجت ہے۔ لیجئے بخاری پارہ ۱۸ صفحہ ۶۶۵ میں ابن عباس سے استہزاء اونٹنی کا سوال موجود ہے۔ پڑھئے۔ مولوی ثناء اللہ کا بعد تسلیم یہ تاویل کرنا کہ اتفاقیہ امر ہے کہ آپ نے بتادیا۔ محض نفسانیت ہے۔ اتفاقیہ طور تو ہر ایک تسلیم کرتا ہے۔ اسپر استہزا کیا۔

تفسیر خازن جلد اول صـ ۳۰۸ بزیر آیت مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ فرمان نبوی ملاحظہ فرمائیے وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم وعلمت من یؤمن بی ومن یکفر بی فبلغ ذلک المنافقین فقالوا استھزاء زعم محمد انہ یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ فقام علی المنبر فحمد اللہ تعالیٰ واثنیٰ علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیء فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السھمی فقال من ابی یا رسول اللہ الخ۔ اس حدیث میں صاف آپ نے ارشاد فرمادیا۔ کہ اے منافقو میرے علم غیب میں ٹھٹھا کرتے ہو مجھے تو ہر ایک فرد امت کا حال یاد ہے۔ کہ فلاں جنتی ہے۔ فلاں دوزخی ہے۔ اگر تمہیں یقین نہیں۔ تو قیامت تک جو بات ہونیوالی ہے مجھ سے پوچھ لو بڑی خوشی سے بتاؤنگا۔ اسپر عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے۔ پوچھا اگر آپ غیب جانتے ہیں۔ تو بتایئے میرا باپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔ بخاری جزاول صفحہ ۱۹ میں بھی مضمون موجود ہے کہ آپ نے فرمایا سلونی عما شئتم یعنے جو پوچھنا چاہو پوچھ لو۔ تو ایک شخص نے اپنے باپ کا پتہ پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ حذافہ۔ دوسرے نے پوچھا میرا باپ تو آپ نے فرمایا سالم ہے۔ بتاؤ۔ اب بھی کوئی حضور کے علم غیب میں شک ہے۔ کیا یہ بھی اتفاقیہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور یہ اعتراض نہیں ہوسکتا۔ کہ شریعت کا حکم پوچھو۔ نہیں عام فرمایا۔ جو چاہو پوچھو۔ حاضرین نے بھی عام ہی سمجھا۔ تب تو باپ

کا پتہ پوچھا - کوٹلی بوہڑوالی کا ایک وہابی حدیث عرضت علی اعمال امتی کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ بذریعہ فرشتوں کے اعمال امت آپ کو دکھائے گئے تھے - ایک پنجابی کی مثل مشہور ہے۔ کسی نے کہا کہ تو ہا خانہ کھاتا ہے وہ بولا نہیں تنکا کے ساتھ، وہی مثل بوہڑوالے کی ہے۔ ہمارا تو یہ بیان کرنا مقصود تھا۔ کہ آپ امت کے اعمال سے واقف ہیں۔ سو یہ اس نے مان لیا۔ فرشتوں کے ذریعہ ہی سہی۔ مانو تو سہی۔ کہ ہاں آپ کو اعمالِ امت معلوم تھے - اس مسئلہ علم غیب کی زیادہ تفصیل درکار ہو۔ تو میری کتاب نصرۃ الحق دیکھو جو بقیمت ۶ر عاجز سے مل سکتی ہے +

نیز جس کا یہ عقیدہ ہو کہ نماز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال کرنا بدتر ہے اپنے گدہے کے خیال سے - اسلئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خیال آنیسے اُن کی تعظیم دل میں جم جاویگی - صراط مستقیم صـ۹۵ کیا اسمیں سر تکریمت و تعزروہ وتوقروہ کا صاف انکار نہیں - کیا حدیث لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین کا خلاف نہیں - ضرور ہے - حضور تو فرماویں کہ جو مجھے سب سے محبوب نہ جانے - مومن نہیں - یہ کہتے ہیں اسکی محبت وعزت دل میں نہ لائے - استغفر اللہ یہ ہے انکا ایمان ۔

شرک ٹھہرے جسمیں تعظیم حبیب اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو محبوب کا حق تھا یہی - عشق کے بدلے عداوت کیجئے

جس نے تشہد میں درود پڑھا اللھم صل علی محمد کہا - کیا اسکو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال نہ آویگا - خیال آیا - تو مشرک ہوا - اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والا اُن کے نزدیک مشرک ہے - یہ ہے ان کا جملہ محمد رسول اللہ پر ایمان - اب یہ عقائد فاسدہ سُنکر کوئی انکو کلمہ گو کہہ سکتا ہے ہرگز نہیں - جب یہ کلمہ گو نہ ہوئے - تو یہ ہماری نماز کے امام کس طرح بن سکتے ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں ٭

غیر مقلدوں کی طہارت وحلت

پہلے انکی خوراک ملاحظہ ہو - مولوی عبد اللہ غازی پوری کا فتوے مطبوعہ ۲۳ ربیع

الآخر سنہ ۱۳۲۹ھ رنڈی کا مال زناہ بعد توبہ حلال۔ کافر کا ذبیحہ حلال عرف الجادی صـ
ایک وقت میں جتنی عورتیں چاہے مرد نکاح کر سکتا ہے عرف الجادی صـ ۱۱۵۔ ظفر الا
صـ ۱۴۱ و ۱۴۲ + خشکی کے تمام جانور جنہیں خون نہیں حلال ہیں۔ بدور الاہلہ صـ ۳۳۵
حیض و نفاس کے سوا سب خون پاک ہے۔ عرف الجادی صـ ۱۰ + تجارت کے مال
میں زکوٰۃ نہیں (بدور الاہلہ صـ ۱۱۳) + چاندی سونے کے زیوروں میں زکوٰۃ نہیں۔
(بدور الاہلہ صـ ۱۰۱) + شراب پاک۔ (بدور الاہلہ صـ ۱۵)۔ عرف الجادی صـ ۲۴۵ +
سونے۔ چاندی کے زیوروں میں سود نہیں۔ یعنی انمیں سود جائز ہے۔ دلیل الطالب
صـ ۵۵۵ + جوان لڑکوں کو زیور چاندی کا پہننا جائز ہے۔ (بدور الاہلہ صـ ۶۵) +
طافی مچھلی کے سوا دریا کے سب جانور مردہ زندہ حلال ہیں (عرف الجادی صـ ۲۴۷) +
چاندی سونے کے برتن جائز (بدور الاہلہ صـ ۳۵۴) + خارپشت حلال جس کو پنجابی
میں جھاچوہا کہتے ہیں۔ عرف الجادی صـ ۲۴۳) + ذبح کے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی
کھاتے وقت پڑھ لے۔ مردہ جانور پاک ہے دلیل الطالب صـ ۲۲۳ خنزیر پاک ہے بدور الاہلہ صـ ۱۵
طہارت کو دیکھئے۔ مشت زنی جائز (عرف الجادی صـ ۲۱۴) + منی پاک
(بدور الاہلہ صـ ۱۵) + تمام چوپائیوں اور جانوروں کا (حرام ہوں یا حلال) بول پاک
ہے۔ (نزل الابرار و بدور الاہلہ صـ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶) + پانی اگرچہ کتنا ہی قلیل ہو نجاست
سے پلید نہیں ہوتا۔ بول یا براز پانی میں پڑے۔ اگر رنگ مزہ۔ بو نہ بدلے۔ تو پاک ہے
(عرف الجادی صـ ۹ و نزل الابرار) + ناپاک بدن سے نماز باطل نہیں ہوتی (بدور الاہلہ
صـ ۳۸) + بعض صحابہ فاسق تھے۔ (البیان المنصوص صـ ۱۶۴) + صحابہ کی تفسیر
قرآن حجت نہیں۔ (بدور الاہلہ صـ ۱۳۹) + حضرت علیؓ نے تین ۳۰۰ سو مسئلہ میں غلطی
کی ہے (فتاویٰ حدیثیہ مصنفہ ابن تیمیہ صـ ۸۷) + رام چندر۔ لچھمن۔ کرشن جی
انبیاء اور صلحا تھے۔ (ہدیۃ المہدی صـ ۸۵) + لونڈے اور عورت سے جو لواطت
کرے اس کو منع نہ کیا جاوے۔ (ہدیۃ المہدی صـ ۱۱۸) + متعہ کرنا۔ شطرنج کھیلنا
جائز ہے (ہدیۃ المہدی صـ ۱۱۹) + گانا بجانا تفریح طبع کے لئے مستحب ہے۔